عورت چہرہ چھپائے یا اپنی ''زینت''؟

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تخلیق کیا اور پھر ان ہی میں سے ان کی زوجہ، عورت کو وجود دے کر زندگی کو حسن، رنگ اور کیف عطا فرما دیا۔ اللہ رب العزت نے انہیں جنت میں مہمان بن کر ٹھہرنے کی دعوت اور اجازت عطا فرمائی:

وَيَـٰٓـَٔادَمُ ٱسۡكُنۡ أَنتَ وَزَوۡجُكَ ٱلۡجَنَّةَ فَكُلَا مِنۡ حَيۡثُ شِئۡتُمَا

''اور اے آدم! تو اور تیری بیوی جنت میں رہو اور کھاؤ جہاں سے چاہو'' (حوالہ الاعراف۔۱۹)

وَقُلۡنَا يَـٰٓـَٔادَمُ ٱسۡكُنۡ أَنتَ وَزَوۡجُكَ ٱلۡجَنَّةَ وَكُلَا مِنۡهَا رَغَدًا حَيۡثُ شِئۡتُمَا

''اور ہم نے کہا'' اے آدم! تو اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور جہاں سے چاہو جی بھر کر کھاؤ پیو'' (حوالہ البقرۃ۔۳۵)

سورۃ البقرۃ کی ۳۵ اور الاعراف کی آیت ۱۹ کے آخر میں من وعن ایک جیسے الفاظ میں بتایا کہ انہیں یہ ہدایت بھی دی گئی تھی

وَلَا تَقۡرَبَا هَـٰذِهِ ٱلشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ ٱلظَّـٰلِمِينَ ٥

''لیکن اس درخت کے قریب مت جانا ورنہ ظالموں میں ہو جاؤ گے''۔

''ظلم'' کے بنیادی معنی کسی دوسرے کی ملکیت میں بے جا تصرف کرنا ہیں۔ حد سے تجاوز کرنا۔ جنت میں ٹھہراتے وقت واضح طور پر بتا دیا

فَقُلۡنَا يَـٰٓـَٔادَمُ إِنَّ هَـٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوۡجِكَ فَلَا يُخۡرِجَنَّكُمَا مِنَ ٱلۡجَنَّةِ فَتَشۡقَىٰٓ ١١٧

''اور ہم نے بتایا'' اے آدم! یہ (ابلیس) تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے۔ (کہیں ایسا نہ ہو کہ) وہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا نہ دے کہ تو (آدم) مشقت میں پڑ جائے

إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعۡرَىٰ ١١٨

یہاں تیرے لئے ایسا (انتظام) ہے کہ نہ بھوکا ہوتا ہے اور نہ بے لباس (ہونے کا مسئلہ) ہوتا ہے

وَأَنَّكَ لَا تَظۡمَؤُاْ فِيهَا وَلَا تَضۡحَىٰ ١١٩

اور یہ کہ نہ تجھے یہاں پیاس اور دھوپ سے بچنے کا مسئلہ ہے'' (سورۃ طٰہٰ ۱۱۷۔۱۱۹)

انہیں بتا دیا گیا کہ جنت ایسی رہائش گاہ ہے جہاں دکھ اور تکلیف کا گزر نہیں۔ ان کیلئے وافر انتظام ہے اور متنبہ کیا کہ ابلیس دشمن ہے جو انہیں وہاں سے نکلوانے کے درپے ہوگا۔ آدم کو مکرم کئے جانے اور ملائکہ کیلئے لائق تعظیم قرار دیئے جانے پر ابلیس کے احساس برتری کو گہری چوٹ لگی تھی جس سے انسان کے خلاف کینہ، حسد اور بغض کے شدید جذبات ابھرے اور جب دشمنی ان احساسات و جذبات کا

شاخسانہ ہوتو دائمی اور خطرناک ہوتی ہے کہ ایسا دشمن خیرخواہ اور آستین کا سانپ بن کروار کرتا ہے۔ ''فَتَشْقَىٰٓ'' مضارع کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔حرف ''ف'' سبب بنا ظاہر کرتا ہے۔ جنت سے نکلنے کی بات ''يُخْرِجَنَّكُمَا'' دونوں کیلئے فرمائی مگر اس سے نکلنے کا نتیجہ تکلیف دہ، پُرمحنت اور مشقت صرف مرد کیلئے قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ عورت کو دنیا میں بھی مشقت میں ڈالنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا، عورت کی زندگی کو تکلیف دہ بنانے والے انجام پر شاید نگاہ نہیں رکھتے۔

فَوَسْوَسَ لَهُمَا ٱلشَّيْطَٰنُ ''پھر دونوں کے دل میں شیطان نے وسوسہ ڈالا''۔ان کے دلوں کو ڈگمگانے اور الجھاؤ کا شکار کرنے کا مقصد کیا تھا؟ بتایا

لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُۥرِيَ عَنْهُمَا مِن سَوْءَٰتِهِمَا

''تا کہ ان کیلئے ظاہر کردے جو دونوں کی نگاہوں سے چھپا تھا ایک دوسرے کیلئے ان کے جسموں میں سے''

فَلَمَّا ذَاقَا ٱلشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْءَٰتُهُمَا

''فریب دیئے جانے پر جب انہوں نے اس درخت کو چکھا تو ان پر ان کے جسم ظاہر ہو گئے''۔

فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْءَٰتُهُمَا

''فریب دیئے جانے کے سبب انہوں نے اس میں سے کھالیا جس پر ان کے جسم (آپس میں) ایک دوسرے کیلئے ظاہر ہو گئے''

وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ ٱلْجَنَّةِ

جب انہوں نے ایک دوسرے کے بدن کو بے لباس دیکھا تو'' اور وہ دونوں جنت کے پتوں سے اپنے جسم کو چھپانے میں لگ گئے''

(حوالہ الاعراف ۲۲ اور طٰہٰ ۱۲۱)۔ بَدَتْ کے معنی ظاہر ہونا ہیں۔ سَوْءَٰتُهُمَا ''ان دونوں کے جسم''۔سورۃ المائدہ کی آیت ۳۱ میں آدم کے دو بیٹوں کے قصے میں ایک کو قتل کرنے کے بعد دوسرا اس پریشانی سے دوچار تھا كَيْفَ يُوَٰرِي سَوْءَةَ أَخِيهِ کہ اپنے بھائی کی لاش کو کیسے چھپائے، دفن کرے۔ ظاہر ہوا کہ سَوْءَة کے معنی انسانی جسم ہے، مخصوص حصے نہیں (جسے عمومی طور پر ستر کہا جاتا ہے)۔ مرد اور عورت دونوں کیلئے لباس کے معنی پورے جسم کو چھپانا ہیں زندہ اور مردہ دونوں حالتوں میں۔ شیطان کی البتہ خواہش یہی تھی کہ ایک دوسرے کے جسموں (مِنْ) میں سے کچھ خاص حصے دیکھ لیں۔ تمام جسم بے لباس ہو جانے کی صورت میں ظاہر ہے کہ مرد اور عورت پہلے زیر ناف حصوں کو چھپانے کی کوشش کریں گے۔ اور اگر عورت کا صرف اوپر کا دھڑ ننگا ہو جائے تو فوری طور پر اپنے ہاتھوں سے سینے (کے ابھار جو اس کی زینت ہیں) کو چھپانے کی کوشش کرے گی۔ بظاہر یہ ایک سادہ سا واقعہ ہے لیکن اس نے محسوس شکل میں انسان کو لطیف اسرار و رموز کا علم عطا فرما دیا۔ سب سے پہلی چیز جو انسان کو متمیز کرتی ہے وہ لباس ہے۔ اختیار و ارادہ پر عائد کردہ قیود سے زندگی میں پہلی مرتبہ

تجاوز کرنے کا نتیجہ بھی بے لباس ہونے کی صورت میں نکلا۔ اور انسان کا اپنے اختیار اور ارادہ سے دوسرا فعل اس بات کا غماز ہے کہ شرم و حیا اس کی جبلت وفطرت کا لازمی عنصر ہے انسان کے متعلق ارتقاء کے لغو فلسفہ کو ایجاد کرنے والوں کی تردید اول مرد اور عورت نے اپنے فعل سے کر دی تھی۔ کیا یہ ارتقاء ہے یا علمی وفکری تنزل کہ پہلا انسان بے لباس ہونے پر مضطرب کیفیت میں اپنے جسم کو پتوں سے چھپانے کی کوشش کرتا ہے اور آج کی ''مہذب'' ترقی یافتہ دنیا میں جب انسان خلاؤں میں بھی جھانک چکا ہے ایسے ''کلب، club'' موجود ہیں جن کے ہزاروں ممبر بالکل ننگے ہو کر (nude club میں) آپس میں ملتے اور گھومتے پھرتے ہیں؟

انسان پر ابلیس نے دشمنی کا سب سے پہلا وار اس چیز کو ان پر عیاں کرنے کیلئے کیا جہاں ایک انتہائی لطف وسرور کی حامل بھوک پنہاں ہے اور جسم کے وہی حصے آخر کار ہر طرح کی فحاشی سے لطف اندوز ہونے کی منتہا تک پہنچنے کا سبب بنتے ہیں۔ انسان کو فحاشی پر راغب اور مائل کرنا ابلیس کا پہلا حربہ اور ''پرلطف''، لیکن مہلک ہتھیار ہے۔ انسان کیلئے لباس باعث تکریم ہے۔ انسان کا بے لباس ہونا اس کے مقام اور وقار کے منافی ہے۔

يَـٰبَنِىٓ ءَادَمَ قَدۡ أَنزَلۡنَا عَلَيۡكُمۡ لِبَاسًا يُوَٰرِى سَوۡءَٰتِكُمۡ وَرِيشًاۖ

''اے بنی آدم! ہم نے تمہیں لباس عنایت کیا ہے جو تمہارے جسم چھپاتا ہے اور (جو باعث) زینت ہے'' (حوالہ الاعراف۔۲۶)

لباس کا مادہ ''ل ب س'' ہے اور اس کے اصلی معنی چھپانے کے ہیں اور اس لئے عطا کیا گیا ہے کہ جسم کو چھپائے۔ يُوَٰرِى کے معنی ہیں 'چھپاتا ہے'۔ جسم کو عریانی اور موسم سے چھپاتا اور محفوظ کرتا ہے۔ ایسا پہناوا جو جسم کے اجزاء اور نشیب وفراز کو ابھارے اور عیاں کرے لباس کہلانے کا مستحق نہیں کیونکہ وہ اس کے مقصد کی نفی کرتا ہے۔ لباس وہی ہے جو جسم کو تاریکی کا لبادہ اوڑھا کر نظروں سے اوجھل کر دے۔ رات تاریکی لئے ہوتی ہے جو اشیاء کو نظروں سے اوجھل کر دیتی ہے اور لباس کا یہی مفہوم اور مقصد ہے۔

جَعَلَ لَكُمُ ٱلَّيۡلَ لِبَاسًا (حوالہ الفرقان۔۴۷) وَجَعَلۡنَا ٱلَّيۡلَ لِبَاسًا ﴿١٠﴾ ''اور ہم نے رات کو (تمہارے لئے) لباس بنایا'' (سورۃ النباء۔۱۰)۔ آقائے نامدار رسولِ کریم ﷺ کا حکم ہے کہ مرد عورتوں جیسا اور نہ عورتیں مردوں جیسا لباس پہنیں۔

لباس انسان کیلئے رِيشًا بھی ہے۔ اس کا مادہ ''ر ی ش'' ہے۔ پرندے کے پر (تاج)۔ جسم کا چھپانا لباس کا افادی پہلو ہے اور لباس کا جمالیاتی پہلو یہ ہے کہ باعث زینت وزیبائش ہے۔ سورۃ النحل کی آیت ۱۴ اور سورۃ فاطر کی آیت ۱۲ میں بتایا:

''وَتَسۡتَخۡرِجُواْ مِنۡهُ حِلۡيَةً تَلۡبَسُونَهَا'' ''وَتَسۡتَخۡرِجُونَ حِلۡيَةً تَلۡبَسُونَهَا''۔ ''اور ان (خوش ذائقہ اور کھارے کڑوے پانی والے دریاؤں اور سمندروں) میں سے سامان آرائش (موتی، قیمتی پتھر وغیرہ) نکالتے ہو جنہیں زیب تن کرتے ہو''۔ حِلۡيَةً کا مادہ 'ح ل ی' ہے جس کے معنی زیور جو معدنیات ڈھال کر (حوالہ الرعد۔۱۳) یا قیمتی پتھر، موتیوں سے تیار کیا جاتا ہے اور آرائش وزیبائش ہیں۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ابلیس کے حربے فحاشی سے ڈھال لباس ہے۔ فحاشی کی ابتدا اور منتہا کا تعلق کس سے ہے؟ آقائے نامدار ﷺ سے فرمایا کہ ہمیں بتائیں

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَـٰرِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ

''آپ (ﷺ) مومن مردوں سے کہیں کہ اپنی بصارتوں میں کمی کریں (focus نہ رہنے دیں)

اور اپنی شرم گاہوں (فروج) کی حفاظت کریں'' (حوالہ النور۔۳۰)

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَـٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَـٰرِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ

''اور آپ (ﷺ) مومن عورتوں سے کہیں کہ اپنی بصارتوں میں سے کمی کریں (بیباک، focus نہ رہنے دیں)

اور اپنی شرم گاہوں (فروج) کی حفاظت کریں'' (حوالہ النور ۳۱)

''بصارتوں کی بیباکی'' اور ''فروج کی حفاظت'' کی آپس میں گہری مناسبت ہے کہ ایک سے ابتدا ہے اور دوسری سے منتہا۔ انسان کے جسم میں جنسی عمل کی ابتدا کیلئے خارج سے محرک کی ضرورت ہوتی ہے(A stimulus is needed to begin the sex process.) اگرچہ صوتی، لمس اور مہک کا اشارہ(signal) بھی جنسی تحریک کا سبب بن سکتا ہے مگر بصارتوں(visual) سے جسم کے اندرونی نظام کو ملنے والا اشارہ(sexual signal) تیز ہوتا ہے۔ اور حالت خواب میں ملنے والا اشارہ بھی جنسی نظام کو متحرک کر دیتا ہے۔

يَغُضُّوا کا مادہ ''غ ض ض'' ہے اور اس کے معنی کمی کرنا ہیں۔ سورۃ الحجرات کی آیت ۲،۳ میں بلند، اونچی آواز کے مقابل آواز کو پست، کم رکھنے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ انہیں اپنی آنکھیں (أَعْيُنَهُمْ) نیچی رکھنے کیلئے نہیں کہا گیا بلکہ بصارتوں میں کمی کرنے کیلئے کہا گیا ہے۔ آنکھ (eyeball) ایک ذریعہ ہے اور بصارت(vision) صلاحیت ہے جس سے ہم دیکھی جانے والی شئے (object) کی خصوصیات، جزئیات (features) کو دیکھتے اور ممیز کرتے ہیں جس کی بناء پر وہ یادداشتوں(Memory) میں محفوظ بھی ہو جاتے ہیں جیسے رنگ، شکل، حجم(size)، جزئیات، گہرائی، نشیب و فراز، تفاوت اور نہ جانے کیا کچھ۔ بصارت(vision) دیکھی جانے والی شئے پر نگاہ کو مرکوز(focus) کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ بصارت میں کمی کرنے کا حکم دیا گیا ہے جس کے معنی ہیں کہ نگاہوں کو مرکوز(focus) کرنے میں کمی کرو۔ آواز کو پست کرنا اور نگاہوں کو مرکوز نہ کرنے میں سرکشی اور بیباکی کے مقابلہ میں شرافت کے جھکاؤ کا پہلو ہے۔ 'فُرُوجَ' کا مادہ 'ف ر ج' ہے اور اس کے معنی دو چیزوں کے درمیان شگاف یا کشادگی ہے۔ کھلا ہوا۔ مرد اور عورت کی شرمگاہ، یعنی ٹانگوں کے مابین جنسی اعضاء(sex organs, genitalia)۔ بصارتوں کو بیباک ہونے سے بچایا جائے گا تو ''فروج'' کی حفاظت ممکن ہو سکے گی وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ ''اور زنا کے قریب بھی مت جاؤ''

يَعۡلَمُ خَآئِنَةَ ٱلۡأَعۡيُنِ وَمَا تُخۡفِي ٱلصُّدُورُ ﴿١٩﴾

''وہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور اسے بھی جو سینوں میں چھپا ہے'' (سورۃ غافر۔۱۹)

''آنکھوں کی خیانت''، جنسی سرور اور لذت کے آغاز (excitement) کا سبب بنتی ہے۔ یہ فحاشی کی ابتدا ہے۔ ''شرم گاہ کی حفاظت'' کا مفہوم زنا سے اجتناب کرنے تک محدود نہیں بلکہ اجازت دیئے گئے انداز سے ہٹ کر کسی بھی دوسرے طریقے سے ان (فروج۔ genitalia) کے استعمال سے اجتناب برتنا درحقیقت حفاظت ہے۔ یہ اس بات سے بھی واضح ہے کہ فلاح پانے والے مومن (مرد اور عورت) انہیں قرار دیا گیا جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں وَٱلَّذِينَ هُمۡ لِفُرُوجِهِمۡ حَـٰفِظُونَ ﴿٥﴾

''وہ (مومن مرد وعورتیں) جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں''۔ (المومنون۔۵ اور المعارج۔۲۹)

فحاشی کا تعلق بنیادی طور پر آنکھوں اور شرم گاہوں سے ہے۔ مومن مرد اور مومن عورت کیلئے ایک ہی بات کو الگ الگ کر کے بیان کیا گیا کہ بصارتوں کو قابو میں رکھیں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں۔ لیکن مردوں کی نسبت عورتوں کو ایک اضافی حکم یہ دیا گیا ہے:

وَلَا يُبۡدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنۡهَا

اس حکم کا ترجمہ اور تفسیر بیان کرنے کا رواج یہ ہے:

[ترجمہ مولانا محمد جونا گڑھی۔ تفسیر مولانا صلاح الدین یوسف۔ قرآنِ کریم شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس۔ سعودی عرب]

''اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو ظاہر ہے''۔ تفسیر: زینت سے مراد وہ لباس اور زیور ہے جو عورتیں اپنے حسن و جمال میں مزید نکھار پیدا کرنے کیلئے پہنتی ہیں، جس کی تاکید انہیں اپنے خاوندوں کیلئے کی گئی ہے۔ جب لباس اور زیور کا اظہار غیر مردوں کے سامنے عورت کیلئے ممنوع ہے تو جسم کو عریاں اور نمایاں کرنے کی اجازت اسلام میں کب ہوسکتی ہے؟ یہ تو بطریق اولیٰ حرام اور ممنوع ہوگا۔ ''سوائے اس کے جو ظاہر ہو'' اس سے مراد وہ زینت اور حصہ جسم ہے جس کا چھپانا اور پردہ کرنا ممکن نہ ہو جیسے کسی کو کوئی چیز پکڑاتے یا اس سے لیتے ہوئے ہتھیلیوں کا، یا دیکھتے ہوئے آنکھوں کا ظاہر ہوجانا۔ اس ضمن میں جو ہاتھ میں انگوٹھی پہنی ہوئی یا مہندی لگی ہو، آنکھوں میں سرمہ، کاجل ہو یا لباس اور زینت کو چھپانے کیلئے جو برقعہ یا چادر اوڑھ لی جاتی ہے وہ بھی ایک زینت ہی ہے تاہم یہ ساری زینتیں ایسی ہیں جن کا اظہار بوقت ضرورت یا بوجہ ضرورت مباح ہے''] ایک مرتبہ تنقیدی دھیان سے پھر پڑھ لیں اور بتائیں کہ ان کی بات میں کیا کوئی وزن ہے؟

يُبۡدِينَ (جمع مئونث غائب) کا مادہ ''ب د و'' ہے اور اس کے معنی نمودار کرنا، ظاہر کرنا، نمایاں کرنا ہیں۔ قرآنِ مجید میں اس کے متضاد، مقابل مادہ ''ک ت م'' اور ''خ ف ی'' آئے ہیں جن کے معنی چھپانا، پوشیدگی ہیں (حوالہ البقرۃ۔۳۳، ۲۷۱، ۲۸۴)۔ کس چیز کو نمایاں کرنے سے منع کیا گیا؟ زِينَتَهُنَّ ''وہ عورتیں اپنی ''زینت'' کو نمایاں نہ کریں۔ اگر یہ زیور، انگوٹھی وغیرہ خاوند کیلئے ہیں تو خوابگاہ

سے باہر پہننے کی ضرورت کیا ہے؟ حکم یہ ہے

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَٰرِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ

''اور آپ (علیہ السلام) مومن عورتوں سے کہیں کہ اپنی بصارتوں کو بیباک نہ ہونے دیں اور اپنی شرم گاہوں (فروج) کی حفاظت کریں اور نہ اپنی ''زینت'' کو نمایاں کریں''

بصارت اور فرج کی حفاظت کے ساتھ ''اپنی زینت'' کو نمایاں نہ کرنے کا کہا گیا۔ بصارت اور فرج کی حفاظت کا مفہوم انتہائی واضح ہے کہ فحاشی کی ابتدا بصارت سے ہوتی ہے اور منتہا فرج کے ذریعے ہوتی ہے۔ لیکن آپ بتائیں کہ ''اپنی زینت'' کے معنی اگر آنکھوں کا سرمہ چوڑیاں، انگوٹھی، مہندی، کان کی بالی، جھمکے، گلوبند لئے جائیں تو کیا ان کی ''بصارتوں اور فروج کی حفاظت'' کے ساتھ کوئی مناسبت ہے؟

زِينَةَ کا مادہ ''ز ی ن'' ہے جس کے معنی کسی چیز کا نگاہ میں حسین معلوم ہونا ہے۔ کسی چیز کو آراستہ کرنا، کسی چیز یا بات کو خوشنما بنا کر دکھانا۔ زینت کے معنی اور مفہوم میں کشش اور جاذبِ قلب ونگاہ ہونا ایک لازمی عنصر ہے۔ وہ شئے جو جذب کر لے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ ٱلشَّهَوَٰتِ مِنَ ٱلنِّسَآءِ وَٱلْبَنِينَ

''لوگوں کیلئے مرغوب اور ان پسندیدہ چیزوں کی محبت خوشنما بنائی گئی ہے عورتیں اور بیٹے'' (حوالہ آلِ عمران۔۱۴)

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

''اور نہ اپنی ''زینت'' کو نمایاں کریں سوائے اس کے جو اس میں سے (مِنْهَا) ظاہر ہے''

ظَهَرَ (مادہ ظ ھ ر) کے معنی ہر چیز کا بیرونی اور بالائی حصہ ہیں۔ جناب راغب لکھتے ہیں کہ ظهر الشيئ کا اصل مطلب یہ ہے کہ کوئی شئے پشتِ زمین پر نمودار ہے اور مخفی نہیں ہے اور بطن کے معنی یہ ہیں کہ وہ زمین کے اندر موجود ہے اور مخفی ہے۔ اور پھر ظھر کا استعمال ہر اس شئے کے بارے میں ہونے لگا کہ جو آشکارہ ہو۔ عورت کے سینے (پشت زمین) پر ابھار آشکارہ ہیں۔ لباس سے ڈھکے ہونے کے باوجود بیوی، بیٹی اور بہن کے جسم کی جو چیز اپنے آپ سے ظاہر ہے وہ سینے کے ابھار ہیں۔ غیر محرم جنس مخالف کیلئے وہ باعث کشش ہیں کہ زینت میں کشش لازمی عنصر ہے اور (کیا آپ نہیں جانتے) لباس میں ہوتے ہوئے بھی انہیں نمایاں کیا جا سکتا ہے۔ ''اور نہ اپنی زینت کو نمایاں کریں سوائے اس کے جو اس میں (ابھرے ہونے کی بناء پر اپنے آپ) سے ظاہر ہے''۔ اپنے آپ سے ظاہر کشش والی شئے، زینت کو دوسروں کی نگاہوں سے اوجھل کرنے کا طریقہ بتایا

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ

لْيَضْرِبْنَ حرف ''ل'' کے معنی ہیں ''کیلئے''۔ ''يَضْرِبْنَ'' جمع مؤنث غائب امر کا صیغہ ہے اور مادہ ''ض ر ب'' کے ایک معنی دو کے درمیان حد فاصل، دیوار، آڑ، رکاوٹ بنانا ہے ''اور اس کیلئے آڑ (دیوار، اوٹ، رکاوٹ) بنائیں''۔ سورۃ الحدید کی آیت ۱۳ میں بتایا

گیا فَضُرِبَ بَیْنَھُم بِسُورٍ لَّهُۥ بَابٌۢ ''منافقین اور ایمان والوں کے درمیان ایک حد فاصل دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا'' اور عورتوں نے اپنے آپ سے ظاہر اپنی زینت کیلئے یہ رکاوٹ کیسے بنانی ہے؟ بِخُمُرِهِنَّ ''اپنی اوڑھنیوں کے ساتھ''(حرف ''ب'' کے معنی ہیں ''کے ساتھ'' اور خمر کے معنی اوڑھنی، ڈھانپنے والی چادر)۔

اور عورتوں کو یہ رکاوٹ، آڑ کہاں بنانی ہے؟ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ''اپنے سینوں پر''۔ عورت کے سینے، گریبان پر اپنے آپ سے نمودار شئے ابھار ہیں۔ لباس کے باوجود جو اپنے آپ سے ظاہر ہیں کیا اوڑھنی کے ذریعے انہیں چھپانے کا طریقہ نہیں بتایا جا رہا؟ جسم پر پہنا ہوا لباس (بمعہ سلا ہوا جسم کے ساتھ پیوست برقعہ) سینے کے ابھاروں کو جزوی طور پر چھپا سکتا ہے اور اس کا دارومدار بھی ان کے قدرتی حجم اور سائز پر ہوگا۔ لیکن چادر اوڑھ لینے سے انہیں نگاہوں سے اوجھل کیا جا سکتا ہے کیونکہ لباس کی طرح چادر جسم کے ساتھ پیوست نہیں ہوتی بلکہ لباس اور چادر کے درمیان ہوا کا زیادہ گزر خلا پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے۔

سینوں پر اپنے آپ سے ظاہر کو دوسروں سے چھپانے کیلئے ایک آڑ بنانے کا حکم اور اس کا طریقہ سینوں پر چادر اوڑھنا بتانے کے بعد فرمایا

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ

''اور اپنی 'زینت' کو ظاہر نہ کریں (اوڑھنی اوڑھے رکھیں)،

إِلَّا سوائے

لِبُعُولَتِهِنَّ اپنے خاوندوں کے سامنے

أَوْ ءَابَآئِهِنَّ یا اپنے باپوں

أَوْ ءَابَآءِ بُعُولَتِهِنَّ اپنے خاوندوں کے باپوں

أَوْ أَبْنَآئِهِنَّ یا اپنے بیٹوں

أَوْ أَبْنَآءِ بُعُولَتِهِنَّ یا خاوند کے (دوسری بیوی سے) بیٹوں

أَوْ إِخْوَانِهِنَّ یا اپنے بھائیوں

أَوْ بَنِىٓ إِخْوَانِهِنَّ یا اپنے بھائیوں کے بیٹے

أَوْ بَنِىٓ أَخَوَٰتِهِنَّ یا اپنی بہنوں کے بیٹے

أَوْ نِسَآئِهِنَّ یا اپنی عورتوں (عورت پرائی عورتوں کے سامنے بھی چادر اتار کر اپنی چھاتی ظاہر نہیں کرسکتی)۔

أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُنَّ أَوِ ٱلتَّٰبِعِينَ غَيْرِ أُو۟لِى ٱلْإِرْبَةِ مِنَ ٱلرِّجَالِ

یا وہ غلام (ملازم) مرد اور ماتحت مرد جو حاجت نہیں رکھتے

أَوِ ٱلطِّفْلِ ٱلَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا۟ عَلَىٰ عَوْرَٰتِ ٱلنِّسَآءِ

یا وہ بچے جنہیں ابھی عورت کی چھپی باتیں، جنسی معاملات کے بارے میں معلوم نہیں''

اپنی زینت میں سے اپنے آپ ظاہر کو آڑ کے ذریعے چھپانے کا حکم دیا اور زینت کو نمایاں کرنے سے منع فرمایا اور اس کے بعد استثناء بیان کرتے ہوئے ان رشتہ داروں اور لوگوں کا ذکر کیا جن کے سامنے سینے پر چادر اوڑھے بغیر اپنے آپ سے ظاہر زینت نظر آنے میں کوئی حرج نہیں۔ بچے کب تک ''طفل'' رہتے ہیں؟ قرآنِ مجید نے بتایا وَإِذَا بَلَغَ ٱلْأَطْفَٰلُ مِنكُمُ ٱلْحُلُمَ ''اور جب تم میں سے اطفال بلوغت کی حد میں داخل ہوں'' (حوالہ النور۔۵۹) ٱلْحُلُمَ کے معنی ''خواب میں احتلام، یعنی جنسی منتہا (orgasm) تک پہنچنا'' ہیں۔ یہ سن تمیز و بلوغت (adolescence) ہے جس کے شروع ہونے پر انسان کو اس کا پہلی مرتبہ تجربہ، احساس ہوتا ہے۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ زِينَتَهُنَّ عورتوں کو اپنے آپ سے ظاہر جس زینت کو لباس کے اوپر زائد چادر سے ڈھانپنے کا کہا گیا ہے وہ مہدی، کاجل، زیور ہے یا درحقیقت سینے کے ابھار ہیں۔ عَوْرَٰتِ ٱلنِّسَآءِ سے مہدی، کاجل، زیور، پائل، انگوٹھی کا کوئی تعلق ہے؟ عَوْرَٰتِ ٱلنِّسَآءِ کسے کہتے ہیں؟ ہمیں حکم دیا گیا ہے ''اے ایمان والو! جو لوگ تمہارے قبضے میں ہیں اور جو تم میں سے الْحُلُمَ کو نہیں پہنچے، انہیں چاہئے کہ وہ تم سے تین اوقات میں اجازت لیں۔ فجر کی نماز سے پہلے اور جس وقت دو پہر کو تم اپنے کپڑے اتار دیتے ہو، اور نماز عشاء کے بعد''۔ ان تین اوقات میں گھر کے افراد پر پابندی کس لئے؟ ثَلَٰثُ عَوْرَٰتٍ لَّكُمْ ''یہ تین تمہارے لئے ''پردے'' کے اوقات ہیں''۔ (حوالہ النور ۵۸) گھروں میں خوابگاہ خاوند بیوی کے لئے مَجْمَعَ ٱلْبَحْرَيْنِ (دو دریاؤں کا سنگم) کی حیثیت رکھتی ہے اس لئے یہ ''پردے'' کے اوقات ہیں جو تنہائی اور عدم مداخلت کے طالب ہیں۔

گھر میں اور گھر سے باہر عورت کی زینت جس کا تعلق عَوْرَٰتِ ٱلنِّسَآءِ سے ہے اس میں سے باللباس حالت میں ہونے کے باوجود اپنے آپ سے جو ظاہر ہے اسے خاوند سے چھپانے کا کوئی مقصد نہیں۔ اور باقی کے بیان کردہ مردوں سے عورت کا رشتہ تقدس کا ہے اور عَوْرَٰتِ ٱلنِّسَآءِ میں سے جو ظاہر ہے انہیں اپنی طرف متوجہ نہیں کرتے۔ لیکن جن مردوں سے عورت کا تعلق تقدس کے رشتے کا

نہیں ہے ان کے سامنے ''اپنی زینت'' چادر سے چھپائے بغیر آنے کی اجازت مشروط ہے کہ ملازم ایسا ہو جس کے بارے میں واضح ہے کہ اسے حاجت نہیں یا ایسے کم عمر لڑکے جنہیں ابھی عورت کے جنسی اعضاء کے بارے میں معلوم نہیں۔ خواتین توجہ فرمائیں کہ انہیں اپنے سینوں کی زینت غیر عورت پر بھی ظاہر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ استثناء نِسَآئِهِنَّ ''صرف اپنی عورتوں'' کیلئے ہے کہ ان کے سامنے سینے پر سے چادر اتارنے کی اجازت ہے۔ قرآنِ مجید لازوال تفسیر حقیقت ہے۔ اپنے احکام کے من مانے معنی اور مفہوم اختیار کرنے کیلئے کسی کو بھی راہ نہیں دیتا۔ عورت کی کونسی ''اپنی زینت'' ہے جسے نمایاں کرنے سے منع فرمایا ہے؟ جن عورتوں کو نکاح کی خواہش نہیں

فَلَيۡسَ عَلَيۡهِنَّ جُنَاحٌ أَن يَضَعۡنَ ثِيَابَهُنَّ غَيۡرَ مُتَبَرِّجَٰتِۭ بِزِينَةٍۖ

''ان کیلئے کوئی حرج نہیں کہ وہ اوڑھنی ہٹا دیں، اتار کر رکھ دیں۔ لیکن (ان کیلئے بھی قدغن لگائی کہ) مقصد زینت کو نمایاں کرنا نہ ہو، زینت کو نمایاں کرنے والیاں نہ ہوں''

اگر ''زینت'' کے معنی گلے کا ہار وغیرہ لئے جائیں تو آپ بتائیں کہ چادر اتارنے سے کیا وہ ''زینت نمایاں کرنے والیاں'' قرار نہیں پائیں گی؟ اگر ''زینت'' کے معنی وہی ہوتے جو بعض لوگ بتاتے ہیں تو آیت مبارکہ کی دونوں باتیں ایک دوسرے کے متضاد اور ایک دوسرے کی نفی کر دیتی ہیں۔ سینے پر لباس کے اوپر ڈالی گئی اضافی اوڑھنی کے پیچھے عورت کی کونسی ''زینت'' پوشیدہ ہوتی ہے کہ اسے بیان کرنے کیلئے الفاظ کا سہارا لینا پڑے۔ ''زینت'' کا لازمی عنصر ہے کہ اپنی جانب کھینچے، توجہ مبذول کروائے، کشش پیدا کرے۔ حقیقت سب کو معلوم ہے (بمعہ عورت) کہ اصل کشش کہاں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ''زینت'' قرار دیا ہے اور غیر (نامحرم) مردوں (اور غیر عورتوں) کے سامنے نمایاں کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اور چادر اوڑھ کر گھروں سے باہر یہ احتیاط برتنے کیلئے بھی کہا

وَلَا يَضۡرِبۡنَ بِأَرۡجُلِهِنَّ لِيُعۡلَمَ مَا يُخۡفِينَ مِن زِينَتِهِنَّۚ

''اور نہ اپنے پاؤں سے زمین پر ضرب لگا کر چلیں تا کہ کوئی مرد ان کی اس زینت میں سے کچھ جان نہ لے جو وہ چھپاتی ہیں'' (النور۔۳۱)

اگر یہ حکم ''پائل'' کیلئے ہوتا تو آپ بتائیں کہ کیا اس کا کچھ بھی مفہوم بنتا ہے؟ عورت دھیرے قدموں سے چلے گی تو بھی ''پائل'' اپنے آپ کو ظاہر کرے گی۔ عورت کو ''پائل'' پہن کر آخر باہر نکلنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ ابلیس کو رجیم، دھتکارا ہوا قرار دے کر مہلت اور اجازت دی گئی

وَٱسۡتَفۡزِزۡ مَنِ ٱسۡتَطَعۡتَ مِنۡهُم بِصَوۡتِكَ

''اوران میں سے جن کوتو کر سکے اپنی آواز سے انہیں تھر کا (گڑ بڑا) دے'' (حوالہ الاسراء۔۶۴)

''اِسۡتَفۡزِزۡ'' (امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر) کا مادہ ''ف ز ز'' ہے اوراس کے معنی جگہ سے ہٹ جانا، الگ ہونا، ایک طرف ہٹنا، نکال دینا، بیقرار کرنا، خوف سے پریشان کرنا ہیں۔ ابن فارس نے کہا ہے کہ اس کے بنیادی معنی ہلکا ہونے کے ہیں۔ لہٰذا اس لفظ کے معنوں میں دل کا اضطراب بھی شامل ہے اور محسوس طور پر اپنی جگہ سے ہٹ جانے کے ہیں۔ ہلکا ہو کر اپنے مقام سے اکھڑ جانا دونوں میں شامل ہوتا ہے۔ یعنی کسی کو گڑ ابڑا دینا اوراس طرح اسے اس کے مقام سے اکھیڑ دینا۔ موسیقی (صوت) کی بعض دھنوں پر بعض لوگوں کے پاؤں تھر کنا اور جسم کے دوسرے اعضاء مضطرب ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور نگاہوں کی خیانت سے لطف اندوز ہونے والے اس کو جسم کی شاعری قرار دے دیتے ہیں۔ زمین پر پاؤں مار کر چلنے سے عورت کی کون سی زینت چھلک کر دکھائی دینے سے بعض کے دل میں عجیب سی سرسراہٹ پیدا ہوتی ہے سب جانتے ہیں بتانے کی ضرورت نہیں۔ سامری نے بچھڑے میں صوت پیدا کر کے بنی اسرائیل کو گمراہ کر دیا تھا اور ''صوت'' سے لطف لینے اور تھر کنے والوں کی کبھی کمی نہیں رہی۔ ابراہیم علیہ السلام سے آقائے نامدار ﷺ کے زمان تک پہنچتے پہنچتے بنی اسماعیلؑ کے اکثر لوگوں کی نماز بھی سیٹیاں اور تالیاں (ابھی ہارمونیم اور طبلہ ایجاد نہیں ہوئے تھے) بجانا رہ گئی تھی۔

قرآنِ مجید نے عورت کے حوالے سے جنسیات کو بصارت، فرج اور زینت یعنی سینے کے ابھاروں سے متعلق قرار دیا ہے۔ انسان کا علم، مشاہدہ اور ادراک بھی یہی ہے۔ عورت کسی مرد پر سینے کے ابھاروں کو چھونے کے حوالے سے بھی بہتان لگا سکتی ہے اور اس کیلئے پریشانی پیدا کر سکتی ہے۔ مشرکین کے علاقے سے ہجرت کر کے آنے والی ایمان کی دعویدار عورتوں سے لی جانے والی بیعت میں یہ بات بھی شامل ہوتی تھی:

وَلَا يَأۡتِينَ بِبُهۡتَـٰنٍ يَفۡتَرِينَهُۥ بَيۡنَ أَيۡدِيهِنَّ وَأَرۡجُلِهِنَّ

''اور نہ کسی کے خلاف بہتان گھڑیں گی اپنے ہاتھوں اور اپنی ٹانگوں کے درمیان'' (حوالہ الممتحنۃ۱۲)

کسی پر حیران وششدر کر دینے والا الزام لگانے کو بہتان کہتے ہیں۔ عورت جب اپنے ''ہاتھوں کے درمیان'' اور ''ٹانگوں کے درمیان'' کسی پر بہتان لگائے گی تو غیر مبہم انداز میں واضح ہے کہ اس الزام کی حقیقت کیا ہے کہ عورت کے بازوؤں اور ٹانگوں کے درمیان کیا ہے وہ طفل (اور فاتر العقل) کے علاوہ سب کو معلوم ہے۔

قرآنِ مجید لازوال تفسیر حقیقت ہے۔ مرد اور عورت دونوں کو حکم دیا کہ اپنی بصارتوں کو بیباک نہ ہونے دیں اور دونوں کو اپنی

فروج کی حفاظت کرنے کیلئے کہا۔فروج کے معنی مرد اور عورت کی شرمگاہ، یعنی ٹانگوں کے مابین جنسی اعضاء ,**sex organs)**
genitalia) ہیں۔انسان میں جنس کی بنیادی تمیز (Primary sexual characteristics) یہی ہیں جن کا نسل کی پیدائش
(Repreduction) سے تعلق ہے ۔ ان کے علاوہ جنس کی تمیز **(Secondary sexual characteristics)**
کیلئے عورت کی ابھری ہوئی چھاتیاں ہیں اور مرد کے چہرے پر بال (داڑھی) ہے جن کا بچہ پیدا کرنے **(reproduction)** سے
ضروری تعلق نہیں لیکن جنسی ترغیب اور لطف سے گہرا تعلق ہے۔

قرآنِ مجید کی سورۃ الاحزاب کی آیت ۵۹ میں آقائے نامدار رسولِ کریم ﷺ سے فرمایا گیا کہ وہ یہ حکم دیں:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ ٱلْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَٰبِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝٥٩

''اے نبی (ﷺ)! آپ اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہیں کہ (باہر نکلیں تو) اپنے اوپر بڑی چادروں میں سے نیچے
کرلیں۔اس طرح زیادہ امکان ہے کہ ان کی پہچان ہو جائے اور متعارف ہونے کی بناء پر انہیں کوئی پریشان نہ کرے۔
اور اللہ بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے''۔

گھروں میں اور اپنی جان پہچان کے لوگوں کے سامنے سینے پر ''خُمُر'' ڈالنے کیلئے کہا گیا تاکہ سینے کے ابھار چھپ جائیں۔ لیکن ان شالوں، چادروں (خُمُرِهِنَّ) کے متعلق یہ نہیں کہا 'یُدْنِینَ''، جمع مؤنث غائب مضارع کا صیغہ 'وہ نیچے کرلیں''۔شال، چادر سے سینے کو ڈھانپنے کیلئے کہا گیا اور ان چادروں کو سینے سے نیچے کرنے کا نہیں کہا۔مگر گھروں سے باہر نکلنے پر انہیں جَلَٰبِيبِهِنَّ اپنی بڑوں چادروں میں سے 'یُدْنِینَ'' نیچے کرنے کیلئے کہا گیا۔''جَلابِیبُ'' بڑی چادروں کو کہتے ہیں۔خُمُر سینے کے ابھاروں کو چھپانے کیلئے کافی ہوتی ہیں لیکن گھر سے نکلنے پر بڑی چادروں کو سینے سے نیچے (پیٹ، کولہے پر) بھی کرلیا جائے تاکہ یہ مومن عورتوں کی شناخت، پہچان، تعارف بن جائے۔ آج مومن عورتوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بتائی ہوئی شناخت، پہچان کو اختیار کرنے کی بجائے بعض لوگوں کے اختراع کئے ہوئے ''حجاب'' کو اپنا کر اپنے آپ کو دنیا کے مختلف خطوں میں مذاق بھی بنوایا ہوا ہے اور اذیت و پریشانی بھی سہہ رہی ہیں۔ رسول کریم ﷺ کی بات کو اگر آج بھی مومن عورتیں مان لیں اور اس کو اپنی شناخت بنالیں تو یورپ، امریکہ وغیرہ میں تماشا بننے اور اذیت و پریشانی سے بچ جائیں گی ''اس طرح زیادہ امکان ہے کہ ان کی پہچان ہو جائے اور متعارف ہونے کی بناء پر انہیں کوئی پریشان نہ کرے''۔ اللہ تعالیٰ نے شال اور چادر سینے کے ابھاروں اور ان سے نیچے کرنے کیلئے کہا۔اللہ نے یہ نہیں کہا کہ چادریں/نقاب/حجاب منہ پر ڈال لیں